Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 1 (July-Sep 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

Conservation and Utilization of Forests in the Light of Seerah (ﷺ)

جنگلات کا تحفظ و انتفاع سیرتِ طیبہ ﷺ کی روشنی میں

Muhammad Ishfaq
PhD research Scholar, Institute of Islamic studies & Sharia, My University Islamabad, ishfaqkiani88@gmail.com

Muhammad Shabbir
PhD research Scholar, Institute of Islamic studies & Sharia, My University Islamabad, bismillah1982@gmail.com

Ayesha Idrees
M.Phil. Research Scholar, Institute of Islamic studies & Sharia, My University Islamabad, aishayesha40@gmail.com

Abstract

Forests, as a divine gift from Allah Almighty, represent a vital natural resource essential for preserving the ecological balance of our planet. The responsibility of managing and safeguarding these ecosystems lies at the forefront of every nation's duty, as it directly impacts the well-being of future generations. Islam, a universal religion promoting a balanced and responsible way of life, emphasizes the prohibition of extravagance, a principle critical in preventing the unchecked depletion of natural resources, notably forests, which poses threats to both wildlife and humanity. With over one-third of the global population adhering to Islamic principles, it becomes imperative to align environmental practices with the teachings of Islam. This research underscores the urgent need to address environmental concerns associated with

CC BY

deforestation, a consequence of unchecked desires and wishes, by exploring potential solutions rooted in the teachings of the beloved Prophet Muhammad (ﷺ).

Beyond their ecological significance, healthy forest ecosystems play a pivotal role in soil conservation, stabilizing water flows, and mitigating natural disasters such as droughts, floods, and landslides. Furthermore, forests contribute to cultural, recreational, and spiritual aspects of societies and aid in poverty eradication. The aesthetic and intrinsic value of forests, coupled with their impact on overall human and environmental health, demands immediate attention. Environmental specialists are increasingly drawing attention to these concerns, urging a collaborative effort from lawmakers, businesses, and consumers to reverse the alarming trend of deforestation. This research seeks to shed light on the pressing environmental issues related to trees and advocates for proactive measures informed by the teachings of Prophet Muhammad (ﷺ). By intertwining environmental stewardship with Islamic principles, this study aims to inspire a holistic approach towards sustainable forest management for the benefit of both present and future generations.

Keywords: Natural Resource, Ecosystem, Conservation, Forest Sustainability, Deforestation

وجود کائنات اور اس کی بقاء میں ماحول بہت اہمیت کا حامل ہے۔اسی وجہ سے کہ فطرتی حسن میں خوبصورت چشمے، صاف و شفاف ندیاں، سرسبز وادیاں، بلند و بالا پہاڑ، گھنے جنگلات، بلندیوں سے گرتے ہوئے آبشار، تاحد نگاہ پھیلے ہوئے سمندر شامل ہیں۔اور یہ تمام اشیاء انسان کے لئے مسخر کر دیئے گئے۔تاکہ وہ کائنات میں راحت و سکون سے زندگی بسر کر سکے ۔ اور اپنے رب کا شکر ادا کرے۔ان اشیاء کی زمین پر موجودگی ہی قدرتی توازن کا سبب ہے۔ ماحولیاتی آلودگی عالمی مسئلہ ہے۔اس مسئلہ کا حل نہ کیا جائے تو یہ نسل نو کے لیے بڑی تباہی کا پیش خیمہ ثابت ہو گا۔تعلیمات الٰہی میں ہر چیز کا حل موجود ہے۔زمین کی ملکیت اللہ کے پاس ہے۔ انسان بطور نمائندہ اپنے رب تعالی کی مختص کردہ حدود میں رہ کر ذاتی و اجتماعی مقاصد کی خاطر استعمال کر سکتا ہے۔اس کے منابع سے

CC BY

مستفید ہو سکتا ہے۔ ہر انسان ایک مخصوص مدت کے لیے اس دنیا میں آتا ہے اور کائنات الٰہیہ سے استفادہ کرتا ہے اور اسی مٹی میں دفن ہو جاتا ہے۔ جبکہ یہ زمین یہ نظام کائنات اور اس کے منابع بعد بھی جاری رہتے ہیں۔ لہٰذا کروڑوں، اربوں لوگ اس کائنات سے مستفید ہونے کا برابر حق رکھتے ہیں جو ان کے رب نے ان کے لیے پیدا فرمائی ہے۔ لہٰذا ایک مسافر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے عارضی مفاد کی خاطر ماحول میں آلودگی کا سبب بنے اور ماحول کی تباہی کے سبب نسل نو کو ان کے حق سے محروم رکھے۔ اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان زمین، پہاڑ، جنگلات، حیوانات، نہر، دریا، سمندر اور فضا کو عطیہ الٰہی تصور کرتے ہوئے ان سے استفادہ اٹھائے اور خود کو فطرتی حسن کا محافظ بنانے کی کوشش کرے۔

حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء و رسل ہونے کے ساتھ پیغامات الٰہیہ کا عملی نفاذ کرنے کے لیے اس دنیا میں تشریف لائے۔ آپ کا اسوہ حسنہ ہمارے لیے ایک کامل نمونہ ہے۔ لہٰذا تحفظ جنگلات کے لیے آپ ﷺ کی سیرت میں روشن مثالیں موجود ہیں۔ اس مقالہ میں تجزیاتی و تحلیلی اسالیب کو اختیار کیا گیا ہے۔ ماحولیات سے متعلقہ روایات سیرت کو بیان کر کے حسب ضرورت ان کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ غیر ضروری طوالت سے اجتناب کیا گیا ہے۔

ماحول

غذا، صحت اور تندرستی کے نقطہ نظر سے درختوں کی اہمیت بہت واضح ہے۔ اشجار کی موجودگی سے ماحول کو تازہ اور صاف ستھری ہوا ملتی ہے، وہ ٹھنڈا اور فرحت بخش سایہ فراہم کرتے ہیں۔[1] جدید حقائق اس بات کا ثبوت ہیں کہ جنگلات ماحول کی کثافت کو بھی کسی حد تک اپنے اندر جذب کر کے انسانوں کے لئے ہوا کو صاف کرنے اور تر و تازہ کرنے میں نافع و مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ درختوں اور پودوں کی جڑیں آس پاس کی مٹی کو کافی مضبوطی سے جکڑ کر رکھتی ہیں۔ جس کے سبب آندھی اور طوفان کے تھپیڑے زرخیز مٹی کی سطح کو اڑا کر نہیں لے جاتے اور مٹی کی زرخیزی برقرار رہتی ہے۔ درخت اور پودے موسم معتدل رکھنے میں معاون و مفید ثابت ہوتے ہیں۔[2] پودے، درخت، اور سبزہ زار میں چہل قدمی کرنا بے شمار فوائد کا حامل ہے۔ تازہ ترین تحقیق کے مطابق صحت پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ ان سے غیر صحت مندانہ عادتوں میں کمی واقع ہوتی ہے۔ جو اپنا وقت سبزے میں گزارتے ہیں وہ دوسروں کے مقابلے میں دماغی، ذہنی اور نفسیاتی امراض کا شکار ہونے سے زیادہ تر محفوظ رہتے ہیں۔

قدرت کے حسین اور سرسبز مقامات پر چہل قدمی کرنا نہ صرف دماغی صلاحیت کی بہتری کا سبب بنتا ہے بلکہ خوش مزاجی کا بھی باعث بنتا ہے۔ ماہرین کی تحقیق کے مطابق زیادہ وقت سرسبز مقامات پر گزارنے سے دماغ اور مزاج پر مفید و مثبت اثرات پائے جاتے ہیں۔ سرسبز کھیت دیکھنے سے انسان کی نظر پر مثبت اثر ہوتا ہے۔ نت نئی سائنسی تحقیقات اس بات کا ثبوت ہیں کہ سرسبز

[1] ۔ عمری، جلال الدین، اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی، دسمبر 2005ء، ص۔ 125

[2] ۔ پروفیسر عبد العلی، ڈاکٹر ظفر الاسلام، قرآن اور سائنس، مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور، 2003ء، ص۔ 3

OPEN ACCESS

پودوں کی طرف دیکھنے سے نظر تیز ہوتی ہے اور انسانی صحت پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ آیات میں سبزہ اور نباتات کا تذکرہ ایک ساتھ آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اور وہی ذات ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس کے ذریعہ سے ہر طرح کے پودوں کو اگایا، پھر اس سے سرسبز کھیتیاں اور درخت پیدا کیے۔[3]

ماحولیاتی نظام

نباتات و جنگلات مختلف قسم کے جانوروں کے لئے ماحولیاتی نظام تشکیل دینے کا بہت بڑا قدرتی ذریعہ ہیں۔ ایک انگریز مصنف جنگلات کی افادیت اسطرح بیان کرتا ہے:

"Over 50 percent of the energy fixed by photosynthesis is fixed by aquatic plants, as they provide food either directly or indirectly for fish and shellfish that we use as food. Also, a number of species are used directly as food or for other products."[4]

مذکورہ عبارت کے تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ نباتات مختلف قسم کے جانوروں کے لئے رہائش اور ماحولیاتی نظام کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ انسان کا ماحولیاتی نظام پودوں کی موجودگی کے بغیر تشکیل نہیں پاسکتا کیونکہ انسان مختلف طریقوں سے پودوں سے فائدہ و نفع اٹھاتا ہے۔

آرائش وزیبائش

جنگلات کا ایک مقصد زمین کی آرائش وزیبائش بھی ہے۔ درخت، پھول، کلیاں، پھل، پودے، سبزہ زمین کا زیور اور حسن ہیں۔ پودوں کی افادیت کے پیش نظر قرآن مجید میں جان بجا پودوں کا تذکرہ موجود ہے۔ متعدد آیاتِ قرآنی میں نباتاتی وسائل کی اہمیت و افادیت کا بیان ہے۔ کتاب اللہ میں ہے: "آسمان سے ہم نے پانی برسایا تو زمین کی پیداوار جسے آدمی اور جانور سب کھاتے ہیں، خوب گھنی ہوگئی پھر عین اس وقت جب کہ زمین اپنی بہار پر تھی اور کھیتیاں بنی سنوری کھڑی تھیں۔"[5] درخت آکسیجن کی فراہمی کا باعث بنتے ہیں۔ کرہ ارض پر آکسیجن کی وجہ سے جانوروں اور انسانوں کی زندگی رواں دواں ہے۔ درخت ضیائی تالیف کے عمل کے ذریعے آکسیجن پیدا کرتے ہیں اور کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرتے ہیں، کاربن ڈائی آکسائیڈ کو ضیائی تالیف کے ذریعے آکسیجن میں تبدیل کردیتے ہیں۔ آج سے چودہ صدیاں قبل درخت، آکسیجن اور جلنے کے عمل کے تعلق کو قرآن کریم نہایت لطیف انداز میں

[3] - القرآن، 6:99

[4] – Peter B. Kaufman,Plants, People and Environment, P.158

[5] - القرآن، 10:24

OPEN ACCESS
CC BY

واضح کرچکا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:"وہی جس نے تمہارے لیے ہرے بھرے درخت سے آگ پیدا کردی اور تم اس سے اپنے چولہے روشن کرتے ہو۔"[6]

ابو اللیث السمرقندیؒ لکھتے ہیں:"کل شجرة یقدح منها النار إلا شجرة العناب"[7]

مذکورہ عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر پودے اور درخت کی لکڑی سے آگ بھڑکتی ہے۔صرف انگور کو اس آفاقی و قدرتی اصول سے استثنیٰ حاصل ہے۔

شجرکاری

اسے مراد درخت اور پودوں کی افزائش ہے۔ماحول کی بہتری اور خوبصورتی کے لیے درختوں کا کردار نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ صاف ہوا، آبی کٹاؤ اور طوفانی ہواؤں کی روک تھام، آب و ہوا کا توازن، آکسیجن کی فراہمی جیسے اہم امور کی انجام دہی درختوں کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔36 چھوٹے بچوں کو آکسیجن فراہم کرنے کے لیے ایک درخت کفایت کرتا ہے۔جبکہ پورے خاندان کے لیے دو درخت کفایت کرتے ہیں۔ایک ٹن اے سی جیسی ٹھنڈک کے حصول کے لیے 10 درخت کافی ہیں۔درخت معتدل و متوازن درجہ حرارت کی فراہمی میں بھی کردار ادا کرتے ہیں۔فضا میں موجود جراثیم درخت خود میں جذب کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔متعدد مخلوقات کی غذائی ضروریات کی فراہمی کے ساتھ ان کے لیے رہائشی ضروریات کی فراہمی میں بھی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔علم طب بھی ان کے فوائد کے حصول سے خالی نہیں۔درختوں کی جڑیں،پتے، پھل،پھول اور چھلکے بھی ادویات سازی میں استعمال کیے جاتے ہیں۔کوئلہ کی فراہمی بھی درختوں کی وجہ سے ہی ممکن ہے۔

According to Ministry of Climate Change, REDD+ Pakistan's report Forest Reference Emission Levels 2019:

In 2012, the consultant estimated total forest cover to be 5.4% of total land area examined. Based on the announced national forest definition, the national forest cover was analyzed for five reference years: 1996, 2000, 2004, 2008, and 2012. This excludes fruit trees in orchards and farmland trees. Between 2004 and 2012, the mean national forest cover estimated ranged from 5.4 to 5.6 percent, with an uncertainty of 0.8%.

Years	Forest Area (Ha)	% Area
2004	4981118	5.67%
2008	4854949	5.52%
2012	4786346	5.44%

[6] – القرآن،36:80

[7] – أبو الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي، بحر العلوم،3/133

OPEN ACCESS
CC BY

National-Scale Historical Assessment of Forest Cover[8]

جنگلات کی ضرورت واہمیت

شجرکاری کی ضرورت واہمیت اس وقت اضافہ ہوتا ہے، جب فضائی آلودگی اس طرح عام ہو، صاف وشفاف فضا میسر نہ ہو، زہریلی ہوائیں نسل انسانی کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہوں۔ سائنس و ٹیکنالوجی نے انسانیت کو ان گنت سہولیات فراہم کی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ امراض و آفات بھی تحفہ میں دیئے ہیں آج کے صنعتی دور میں آلودگی کے بادل ہر طرف چھائے ہوئے ہیں۔ پانی، ہوا اور دیگر قدرتی اشیاء کی خصوصیات تبدیل ہو چکی ہیں۔ بلکہ اپنی بقاء کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ فضائی، زمینی، آبی، صوتی آلودگی عام ہے۔ فیکٹریوں، گاڑیوں اور بھٹہ جات کا دھواں اور فضلات کے سبب مسائل پہلے سے زیادہ پیچیدہ ہو رہے ہیں۔

wwf.panda.org کی سالانہ 2022 کی رپورٹ fires, forests and the future کے مطابق

Climate change and wildfires are mutually reinforcing, and the fires that are currently burning in many regions of the world are larger, more intense, and continue longer than they used to. If current trends continue, humans, wildlife, and the climate will suffer long-term consequences. Humans are at blame for around 75% of all wildfires. That implies that the solutions are likewise in our hands.[9]

سیرت نبویؐ اور ماحول کا تحفظ

سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ چونکہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ سے لے کر اس کے بندوں تک پہنچانے والے پیغمبر ہیں لہذا قرآن کریم میں زمین کی آبادی، ماحول اور قدرتی منابع کے بارے میں جو آیات ہیں، تو آپؐ گویا لوگوں کو ان پر عمل کی دعوت دینے والے پہلے انسان ہیں، آپؐ نے زمین اور اس کے ماحول کے بارے میں نازل شدہ آیات کریمہ کے تناظر میں اپنی الٰہی تبلیغ اور رہنمائی کے ذریعے لوگوں کو اس کی اہمیت اور اس کے حوالے سے ان کی ذمہ داریوں سے انہیں روشناس فرمایا ہے۔ اس سلسلے میں آپؐ کی رہنمائی کے دو پہلو ہیں۔ چند عام نصیحتیں جو کہ زندگی کے تمام امور کی اصلاح میں مدد و معاون ہیں، جیسے اسراف کی ممانعت، ظلم کی ممانعت، حقوق العباد کی رعایت کا حکم وغیرہ۔ جبکہ رہنمائی کا دوسرا پہلو براہ راست ماحول دوست اقدامات انجام

---

8 - Ministry of Climate Change, REDD+ Pakistan's report, " Forest Reference Emission Levels" ,2019, p.iii

9. https://wwfeu.awsassets.panda.org/downloads/wwf_fires_forests_and_the_future_report.pdf

OPEN ACCESS
CC BY

دینے کی تاکیدات پر مشتمل ہے جن میں پانی، ہوا، زمین، درخت، زراعت اور جانور وغیرہ کے بارے میں ارشادات اور عملی سیرت شامل ہیں۔

اسراف کی مذمت

اسلام کا ایک ایسا حکم جو ماحول کے تحفظ میں مدد و معاون ثابت ہو سکتا ہے وہ اسراف کی ممانعت کا حکم ہے کہ اگر لوگ اپنے مال میں اسراف اور فضول خرچی چھوڑ دیں تو اس سے انسانی ماحول کے تحفظ کا امکان پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ آج کا انسان جہاں اپنے مال میں اسراف سے کام لے رہا ہے وہاں وہ زمین اور اس کے طبیعی و قدرتی ذخائر کے استعمال میں بھی بے دریغ اسراف اور فضول خرچی کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ جس سے قدرتی ذخائر کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اسلام نے ہر قسم کے اسراف سے انسان کو روکا ہے۔ جیسے ایک جگہ فرمایا: "اے بنی آدم! ہر عبادت کے وقت اپنی زینت (لباس) کے ساتھ رہو، اور کھاؤ اور پیو مگر اسراف نہ کرو، اللہ اسراف کرنے والوں کو یقیناً دوست نہیں رکھتا۔"[10]

حقوق العباد

قرآن کریم میں حقوق العباد کے بارے میں بہت سی آیات کریمہ ہیں، لیکن یہاں بطور اختصار ایک آیت پیش کی جاتی ہے۔ ارشاد ربانی ہے: وَ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ لا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وَ بِالْوالِدَيْنِ إِحْساناً وَ بِذِي الْقُرْبى وَ الْيَتامى وَ الْمَساكِينِ وَ الْجارِ ذِي الْقُرْبى وَ الْجارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ وَ ما مَلَكَتْ أَيْمانُكُمْ إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ مَنْ كانَ مُخْتالاً فَخُوراً[11]

"اور تم لوگ اللہ ہی کی بندگی کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک قرار نہ دو اور ماں باپ، قریب ترین رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، قریب ترین رشتہ دار پڑوسی، اجنبی پڑوسی، پاس بیٹھنے والے رفیقوں، مسافروں اور جو (غلام و کنیز) تمہارے قبضے میں ہیں، سب کے ساتھ احسان کرو، بے شک اللہ کو غرور کرنے والا، (اپنی بڑائی پر) فخر کرنے والا پسند نہیں۔"

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے معاشرے کے بہت سے طبقات اور گروہوں کے حقوق کو بیان فرمایا ہے۔ اور قرآنی تعلیمات کے تناظر میں آپؐ نے بھی اپنی امت کو معاشرے کے تمام انسانوں کے حقوق کی رعایت کا حکم دیا ہے۔ اس سلسلے میں آپؐ کے دیگر فرامین کے علاوہ حجۃ الوداع کا خطبہ قابل ذکر ہے۔

شجرکاری وزراعت کے حوالے سے سیرت طیبہؐ

ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنے اور اس کے قدرتی ذخائر و منابع سے صحیح استفادے کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ زراعت اور شجرکاری کی اہمیت اور افادیت کو اجاگر فرمانا ہے۔ آپؐ نے اپنے متعدد فرامین میں لوگوں کو زراعت اور شجرکاری

---

[10] - القرآن، 7:31

[11] - القرآن، 4:36

CC BY

کرنے کی ترغیب دی ہے اور عملی طور پر آپؐ نے خود ان کاموں کو انجام دیا ہے، جو تمام ادوار کے انسانوں کے لیے نمونہ عمل ہے۔ اس سلسلے میں امام جعفر صادق کی ایک روایت میں یوں نقل ہوا ہے:"امیر المؤمنین علیؑ بیلچے سے زمین کو تیار فرماتے تھے اور پیغمبر اکرم ﷺ کھجور کی گھٹلی کو مرطوب فرماتے اور پھر زمین میں کاشت فرماتے تھے۔"[12] چنانچہ اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ خود عملی طور پر زراعت اور کھیتی باڑی کا کام انجام دیتے تھے۔روایات کے مطابق گزشتہ انبیائے کرامؑ بھی زراعت اور کھیتی باڑی انجام دیتے تھے جیسے ایک روایت میں نقل ہوا ہے:"اللہ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں فرمایا مگر یہ کہ وہ زراعت پیشہ تھے، سوائے حضرت ادریسؑ کے کہ جو درزی تھے۔"[13]

نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے درختوں کی حفاظت اور نگہداشت کے بارے میں بھی مسلمانوں کو متعدد مقامات پر نصیحتیں فرمائی ہیں۔اس سلسلے میں بہت سی روایات نقل ہوئی ہیں جن میں سے چند منتخب روایات اور احادیث یہاں پیش کی جاتی ہیں تاکہ سیرت نبوی کی روشنی میں زراعت اور شجرکاری وغیرہ کی اہمیت مزید واضح ہو سکے کہ جو ماحولیاتی آلودگی سے پاک طبیعت اور نیچر کی تشکیل میں مدد و معاون ہے۔ جیسے ایک روایت کے مطابق آپؐ نے فرمایا:"جو ایک درخت لگائے اور صبر کے ساتھ اس کی حفاظت کرے اور اس کے ثمر آور ہونے تک نگہداشت کرے تو اس کے ہر پھل کے برابر اللہ کے ہاں اس کے لیے ایک صدقہ ملتا ہے۔"[14]

ایک اور مقام پر آپؐ نے فرمایا:"جو بنجر زمین کو آباد کرے تو اس کے لیے اس میں اجر ہے، اور جو اس سے کھائے تو اس کے لیے اس میں صدقہ ہے۔"[15] ایک اور حدیث میں یوں ارشاد فرمایا: "کھجور کا درخت اچھا مال ہے، مضبوطی کیچڑ میں ہے اور روزی دکان میں۔"[16]

ایک اور روایت کے مطابق:عنه صلى الله عليه و آله في جوابِ مَن سَألَ: أيُّ أموالِنا أفضلُ؟: الحَرثُ وَالغَنَمُ۔[17] "جب ایک شخص نے آپؐ سے پوچھا کہ ہمارا کون سامال سب سے افضل ہے؟ تو اس کے جواب میں فرمایا: جیسے۔زمین میں ہل چلانا اور جانور۔"

[12] - الکافی، کلینی، ج9، ص530۔

[13] - الوافي، فیض کاشانی، محمد محسن بن شاہ مرتضی، (اصفہان، کتابخانہ امام امیر المؤمنین علی علیہ السلام، 1406ق)، ج17، ص133، سفینۃ البحار، قمی، عباس، (قم، نشر اسوہ، چاپ اول، 1414ق)، ج3، ص464، مجمع البحرين، طريحي، فخر الدين بن محمد، (تہران، مرتضوی، 1375ش)، ج4، ص342۔

[14] - حکم النبي الأعظم صلى الله عليه و آله وسلم،، محمدی ری شہری، (قم، دار الحدیث، چاپ اول، 1429ق)، ج7، ص28۔

[15] - حکم النبي الأعظم صلى الله عليه و آله وسلم، ایضا۔

[16] - حکم النبي الأعظم صلى الله عليه و آله وسلم، ایضا۔

[17] - حکم النبي الأعظم صلى الله عليه و آله وسلم، ایضا۔

OPEN ACCESS

اسی طرح حضرت انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو مسلمان کوئی درخت لگائے یا کوئی زراعت انجام دے پھر اس سے انسان یا پرندے یا جانور کھائیں تو ان سب کے بدلے اسے ثواب ملے گا۔[18] ایک روایت میں حضرت علیؑ سے مروی ہے کہ: "جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ پہنچے تو آپؐ نے فرمایا: اے قریش والو! تم لوگ مویشی پالنے کے شوقین ہو، یہ کام کم انجام دیں کیونکہ تم لوگ ایسی سرزمین میں زندگی گزارتے ہو جہاں بارش کم ہوتی ہے، اس کے بجائے تم لوگ کھیتی باڑی کا کام کرلو کیونکہ اس میں برکت ہے اور ہل چلاتے وقت اس میں دانے زیادہ ڈال دو۔"[19]

ایک دیگر روایت کے مطابق آپؐ نے زمین سے رزق تلاش کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: "زمین کے ذخیروں میں رزق تلاش کریں۔"[20] یعنی یہ زراعت اور کاشت کاری کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے اور زمینی معدنیات کے حصول کے ذریعے رزق کی تلاش کا حکم بھی ہو سکتا ہے۔ تو ہر حال میں ان کو بقدر ضرورت استعمال کرنا فرض ہے اور اس زمین سے حاصل ہونے والے رزق کا زیاں حکم الٰہی کے بر خلاف ہو گا۔

امام جعفر صادقؑ سے مروی ایک روایت میں درختوں کی حفاظت اور ان سے استفادہ کے بارے میں نقل ہوا ہے:

وَ خُلِقَ لَهُ الشَّجَرُ فَكُلِّفَ غَرْسَهَا وَ سَقْيَهَا وَ الْقِيَامَ عَلَيْهَا وَ خُلِقَتْ لَهُ الْعَقَاقِيرُ لِأَدْوِيَتِهِ فَكُلِّفَ لَقْطَهَا وَ خَلْطَهَا وَ صُنْعَهَا۔[21]

"انسان کے لیے درخت کو خلق کیا گیا ہے پس اس کی کاشت اور اسے پانی دینے اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود اس پر ڈال دی گئی ہے۔ اور جڑی بوٹیوں کو انسان کے لیے خلق کیا گیا ہے تاکہ اس کے لیے دوا قرار پائے پھر اس کو زمین سے حاصل کرنے اور اس کی ترکیب اور اسے بنانے کی ذمہ داری خود اس کے اوپر ڈال دی گئی ہے۔" رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ میں شجر کاری کی اہمیت اس حد تک تھی کہ آپؐ نے ایک موقع پر فرمایا: "یعنی اگر قیامت برپا ہو اور تمہارے ہاتھ میں کوئی پودا ہو تو اگر وہ اسے کاشت کر سکے تو اسے چاہیے کہ اٹھنے سے پہلے وہ اسے کاشت کرے اس کو اجر ملے گا۔"[22]

---

[18]- مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل، نوری، حسین بن محمد تقی، ج13، ص460، حکم النبی الأعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، محمدی ری شہری، ج7، ص:29

[19]- ایضاً، ج7، ص27۔

[20]- حکم النبی الأعظم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم، محمدی ری شہری، ج7، ص27۔

[21]- توحید المفضل، مفضل بن عمر، (قم، داوری، بی تا)، ص86۔

[22]- نهج الفصاحة، ابو القاسم پاینده، ص267، پیام پیامبر، بہاء الدین خرمشاہی، (تہران، نشر منفرد، چاپ اول، 1376ش)، ص677، الروض الأنف فی شرح السیرة النبویة، عبد الرحمن سہیلی، (بیروت، دار احیاء التراث العربی، چاپ اول، 1412ق)، ج2، ص342،، السیرة الحلبیة، ابو الفرج حلبی شافعی (بیروت، ار الکتب العلمیة، چاپ دوم، 1427ق)، ج1، ص275، مستدرک الوسائل و مستنبط المسائل، نوری، حسین بن محمد تقی، ج13، ص460۔

OPEN ACCESS

اس روایت سے آپؐ کی لوگوں کو شجر کاری کی طرف ترغیب دلانے کی سیرت سامنے آتی ہے۔ تو بحیثیت آپؐ کے امتی تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ حسب استطاعت زراعت اور شجر کاری انجام دینے کی کوشش کرے تاکہ آپؐ کی اس سیرت پر عمل پیرا ہو سکیں۔

کھیتوں اور درختوں کو آلودگی سے پاک رکھنے کی سیرت ﷺ

شجر کاری اور زراعت کی ترغیب کے علاوہ بعض روایات میں آپؐ نے درختوں کے اطراف کے ماحول کو آلودہ کرنے سے بھی منع فرمایا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ان کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ جیسے آپؐ کا ارشاد ہے: "انسان کے لیے مکروہ ہے کہ وہ پھلدار درخت یا پھلدار کھجور کے نیچے رفع حاجت کرے۔"[23] اس سلسلے میں ایک اور روایت یوں مذکور ہے: "امام باقرؑ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو رفع حاجت کے لیے پھلدار درخت اور کھجور کے نیچے جانے سے منع فرمایا ہے، کیونکہ یہ ان درختوں پر مامور ملائکہ کی جگہ ہے۔"[24] حضرت امام جعفر صادقؑ نے بھی اپنے ایک قول میں ماحولیاتی سہولیات سے آراستہ مقام کو ہی قابل سکونت قرار دیتے ہوئے اشارہ فرمایا ہے: "یعنی تین چیزوں کے بغیر خوشگوار رہائش (زندگی) میسر نہیں ہو سکتی؛ صاف ہوا، کافی مقدار میں میٹھا قابل استعمال پانی اور زرخیز زمین۔"[25]

ماحولیاتی توازن اور جنگلات: قرآن مجید میں فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر شے کو مقررہ مقدار میں پیدا کیا ہے۔ کرہ ارض پر جنگلات کا قدرتی توازن پایا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "ہم نے زمین کو پھیلایا، اس میں پہاڑ جمائے، اس میں ہر نوع کی نباتات ٹھیک ٹھیک نپی تلی مقدار کے ساتھ اگائی۔"[26]

مسلم سکالر عبدالحمید لکھتے ہیں:

"The proportion, measure and balance of the natural world are set forth time and again in the Quran, revealing the elegant interdependence and connections between all things, proportion, measure and balance express the quantitative and qualitative relationships of the parts to the whole. Thus all natural elements have a value to each other and to the total global system."[27]

---

[23]- ھدایۃ الأمۃ إلی أحکام الأئمۃ علیھم السلام، شیخ حر عاملی، محمد بن حسن، ج1، ص91۔

[24]- ھدایۃ الأمۃ إلی أحکام الأئمۃ علیھم السلام، شیخ حر عاملی، محمد بن حسن، ج1، ص91۔

[25]- تحف العقول، ابن شعبہ حرانی، حسن بن علی، (قم، جامعہ مدرسین، چاپ دوم، 1404ق، 1363ش)، ص320۔

[26]- القرآن، الحجر، 15:19

[27]-Abd-al-Ḥamid, Exploring The Islamic Environmental Ethics,p.45

OPEN ACCESS

ہارون یحییٰ لکھتے ہیں:

"There is a single creator, the ruler of starlight and of the molecules of plants who has created all these things in harmony with one other."[28]

مذکورہ عبارات سے قدرتی وسائل اور جنگلات کے تحفظ کی اسلامی اور عالمی تناظر میں افادیت واضح ہوتی ہے۔ کرہ ارض پر حیاتاتی توازن کے لئے جنگلات کے قدرتی توازن کا تحفظ ضروری ہے۔ جنگلات کا تحفظ کرنا دراصل کرہ ارض کے پھیپھڑے کی حفاظت و نگہداشت ہے کیونکہ جنگلات و نباتات کو کرہ ارض کا پھیپھڑا تصور کیا جاتا ہے، کیونکہ پودے ہی انسانوں کو صاف وشفاف ہوا مہیا کرتے ہیں اور ہوا میں موجود گندگی اور زہریلی گیسوں کو صاف کرتے ہیں۔ پودے ہر خاص وعام کے لیے یکساں ومساوی فائدہ مند ہیں۔ پودے اور درخت ماحولیاتی صفائی کا اہم ذریعہ ہیں۔ درخت کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرتے ہیں اور آکسیجن خارج کرتے ہیں۔ تازہ ترین رپورٹ کے مطابق موسمیاتی تبدیلیوں سے متاثر ہونے والے ملکوں میں بھارت اور پاکستان کو پہلے نمبر پر رکھا گیا ہے۔ موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کے لیے پاکستان سب سے کم صلاحیت والا ملک ہے۔[29] جنگلات کے بے تحاشا کٹاؤ سے منرل واٹر کی بوتلوں کی طرح آکسیجن کے سلنڈر بھی خریدنے اور اٹھانے پڑ سکتے ہیں۔ ایمیزون جنگل 500 کلومیٹر (فٹ بال کے ستر ہزار میدانوں کے برابر) رقبے پر محیط صحیح وسالم جنگل ہے۔ گرین پیس (Green Peace) کے مطابق دورِ حاضر میں خالص جنگلات پونے بارہ ملین مربع کلومیٹر رقبے کا چوتھائی ہے۔ 2000ء سے اب تک جنگلات کا 7 فیصد حصہ ضائع ہو چکا ہے۔ خالص جنگل زمین کی کاربن کا چالیس فیصد قابو کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ خالص جنگلات ایمیزون ممالک کی کاربن کے مجموعی اخراج جذب کرنے کے لیے کافی ہیں۔ ایمازون کے جنگلات میں ہر تین سیکنڈ میں ۱۰۰ درخت ختم ہو جاتے ہیں۔ برازیل کا برساتی جنگل تعمیرات اور ڈیم بنانے کے لیے ختم کیا جا رہا ہے۔ جنگلات کے خاتمے کا مطلب فضا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ کا اضافہ ہے۔[30]

جنگلات کا کٹاؤ

جنگلات کا کٹاؤ روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ جنگلات کی جگہ بڑی تعمیرات، رہائشی کالونیاں، کارخانوں اور سڑکوں کا تعمیر کا کام زور شور سے جاری وساری ہے۔ جنگلات کے کٹاؤ کے لیے ماہرین ماحولیات 'ڈی فاریسٹیشن' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں۔ جنگلات کے کٹاؤ سے جنگلات کا رقبہ کم ہوتا جا رہا ہے اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ بعض ملکوں میں جنگلات کی کٹائی ایسی بے تحاشا کی گئی ہے کہ اب وہاں درخت خال خال ہی نظر آتے ہیں۔ اس وقت تک ایک تہائی جنگلات کا صفایا ہو چکا ہے اور 17 ملین

---

[28] - Yahya, Harun,The Creation of the Universe,P.120

[29] - روزنامہ ایکسپریس لاہور، 24 اپریل 2018ء، ص۔ 12

[30] — روزنامہ دنیا لاہور، 3 دسمبر 2017ء

OPEN ACCESS

ہیکٹر سالانہ کے حساب سے ان میں کمی آرہی ہے۔[31] اقوامِ متحدہ کے جائزے کے مطابق ہر سال تقریباً 13000 ملین ہیکٹر رقبے پر پھیلے جنگلات کا صفایا ہو رہا ہے۔ سائنسدانوں کے مطابق دورِ حاضر کا سب سے بڑا خطرہ تیزی سے جنگلات کا خاتمہ ہے۔[32] دریائے ایمزون کا وہ حصہ جو برازیل کی حدود میں واقع ہے اور جہاں جنگلات کی کٹائی کی گئی ہے وہ رقبے کے لحاظ سے 41 ملین ہیکٹر سے زیادہ ہے یعنی جاپان کے رقبے سے بھی زیادہ ہے۔[33]

عالمی یومِ ارض ہر سال 22 اپریل کو منایا جاتا ہے، جو ہمیں یاد دلاتا ہے کہ یہ زمین اور اس کا ماحولیاتی نظام ہمارا گھر ہے۔ ہم اپنی زمین کے ماحولیاتی نظام کو شدید نقصان پہنچا رہے ہیں۔ کسی زمانے میں زمین کا آدھے سے زیادہ چہرہ جنگلات سے ڈھکا ہوا تھا۔ لیکن اب یہ کل رقبے کا ایک تہائی سے بھی کم رہ گیا ہے۔ جنگلات کا کل رقبہ تقریباً 34 سو ملین ہیکٹر ہے، ہر ہفتے تین لاکھ ہیکٹر رقبے پر جنگلات ختم ہو رہے ہیں۔ آدھے سے زیادہ برطانوی جزائر گھاس کے بڑے بڑے میدانوں پر مشتمل ہیں۔ پہاڑوں پر درخت کی حد سے اوپر کی گھاس پائی جاتی ہے۔ لیکن ان گھاس کے میدانوں کا زیادہ تر حصہ گذشتہ 2000 سالوں میں تیار کیا گیا ہے۔

خالص جنگلات عالمی آب و ہوا کو برقرار رکھنے کے علاوہ موسم کو مقامی اور خطے کی سطح پر برقرار رکھتے ہیں۔ عظیم خالص جنگلات کا ماحولیاتی نظام سب سے متنوع ہے اور ان میں شکاری جانور، دوسرے علاقوں سے آنے والے مختلف جانور اور نو دریافت شدہ انواع موجود ہیں۔ یہ خالص جنگلات ارتقاء کی ورکشاپیں ہیں۔ جنگلات کا 81 فیصد نقصان سڑکوں کی تعمیر کے لیے جنگلات کو بتدریج چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنے سے ہوا ہے۔ معروف جریدے نیچر NATURE 2014 کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق ضروری سڑکوں کی تعمیر جنگلات کی کٹائی کے بغیر بھی کی جاسکتی ہے[34] سائنسدانوں کے مطابق موجودہ دور میں دنیا کو سب سے بڑا خطرہ جنگلات کے ختم ہونے اور پرندوں و چرندوں کے کم ہونے سے لاحق ہے۔

گلوبل وارمنگ

گلوبل وارمنگ عالمی مسئلہ ہے۔ گلوبل وارمنگ جیسے اہم مسئلے کا حل نباتات کے تحفظ میں مضمر ہے۔ Hazel S. Kaufman گلوبل وارمنگ کے بارے میں لکھتا ہے:

---

[31]۔ لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔59

[32]۔ سراج کریم، "شجرکاری اور اسلامی تعلیمات"، عالمی ترجمان القرآن (ماہنامہ)، لاہور، اگست 2018ء، ص۔52

[33]۔ لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔114

[34]۔ روزنامہ دنیا لاہور، 22 اپریل 2018ء، ص۔13

OPEN ACCESS

The warming trend since 1880 parallels the great increase in the use of fossil fuels, which accompanied by an increase in CO_2.This, suggests that the warmer global is caused by the greenhouse effect of CO_2.[35]

گلوبل وارمنگ کی سب سے بڑی وجہ کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے۔کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کرنے والے جنگلات کا رقبہ کم ہوتا جارہا ہے۔جنگلات کے کٹاؤ کی وجہ سے اور آبادی بڑھنے سے کاربن ڈائی آکسائیڈ جذب کم اور پیدا زیادہ ہورہی ہے۔ماہرین ماحولیات کے مطابق دنیا میں بڑھتی ہوئی گلوبل وارمنگ سے کرہ ارض پر انسان اور حیوانی حیات کے خطرہ پیدا ہورہا ہے۔فضائی آلودگی کے باعث موسمیاتی تبدیلیاں تیزی سے رونما ہورہی ہیں۔2017ء میں موسمیاتی تبدیلی سے متاثر ہونے والے ممالک میں پاکستان کو ساتویں درجے پر رکھا گیا ہے۔[36]بعض ممالک میں جنگلات کی کٹائی زور وشور سے جاری وساری ہے۔ بعض ملکوں میں جنگلات کی کٹائی ایسی بے تحاشا کی گئی ہے کہ اب وہاں درخت خال خال ہی نظر آتے ہیں۔اس وقت تک ایک تہائی جنگلات کا صفایا ہوچکا ہے اور 17 ملین ہیکٹر سالانہ کے حساب سے ان میں کمی آرہی ہے۔ عالمی ماہرین کے مطابق گلوبل وارمنگ موجودہ دور کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔گلوبل وارمنگ کی بڑی وجہ کوئلے اور تیل سے بجلی پیدا کرنا،جنگلات کی بے دریغ کٹائی،کارخانوں کا دھواں ہے۔

موسمیاتی تبدیلی

موسمیاتی تبدیلی کا حل کرہ ارض پر پائے جانے والے نباتات کا تحفظ ہے۔ موسمیاتی تبدیلیاں ایک عالمی مسئلہ ہیں۔ دورِ جدید موسمیاتی تبدیلی کی سب سے بڑی وجہ فضائی آلودگی ہے۔ماہر علوم جغرافیہ "ایم ایس راؤ"موسمیاتی تبدیلی کے بارے میں لکھتے ہیں:

"Bioclimatology: The study of climate with respect to life and health, its objects being to determine the climatic conditions that are most favorable to human habitation, particularly for invalids, and to specify the areas where such climates exist."[37]

جرمنی کی تھنک ٹینک نے جریدے "جرمن واچ"میں شائع کردہ اپنی 2016ء کی انڈکس برائے گلوبل رسک میں موسمیاتی تبدیلی سے سب سے زیادہ متاثر دس ممالک میں پاکستان کا پانچواں نمبر ہے۔ "گلوبل چینج امپیکٹ اسٹڈیز سنٹر" کے مطابق آنے والی

---

[35] -Hazel S. Kaufman,Atmospheric Ecology and Our Polluted Atmosphere ,Plants, People & Environment,p.169

[36] - روزنامہ ایکسپریس لاہور،7 جنوری 2018ء

[37] - M. S. Rao, Dictionary of Geography, p.42

CC BY

دہائیوں میں ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے پاکستان کے اوسط درجہ حرارت میں اضافہ ہو گا اور موسم گرما میں اضافہ ہو گا۔ اکنامسٹ انٹیلی جنس یونٹ کے 2017ء کی جاری کردہ عالمی رپورٹ کے مطابق کراچی دنیا کے 60 غیر محفوظ ترین خطوں میں شامل ہے۔ [38] "انٹر نیشنل پینل برائے کلائی میٹ چینج" کی رپورٹ کے مطابق موسمیاتی تبدیلیاں نہ صرف گرمی کی لہر پیدا کر رہی ہیں۔ بلکہ اس کے نتیجے میں دریاؤں میں پانی بھی کم ہو رہا ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں شدید گرمی کی وجہ سے آگ لگ رہی ہے۔ اور سینکڑوں رقبہ پر محیط جنگلات راکھ کا ڈھیر بن چکے ہیں۔ پاکستان کو سالانہ 907 بلین ڈالر کو ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے نقصان ہو رہا ہے۔ "انٹر نیشنل یونین فار کنزرویشن آف نیچر" کے مطابق پاکستان ماحولیاتی تبدیلیوں کی وجہ سے قدرتی آفات کا شکار ہوتا رہتا ہے۔ [39] شجرکاری موسمی حدت کو حد سے بڑھنے سے روکنے اور فضائی آلودگی کے خاتمے کے لیے نہایت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ پاکستان سمیت ایشیا اور افریقہ کے 52 ممالک میں ہونے والی تحقیق کے مطابق موسمی حدت بڑھنے کی وجہ سے اگلی ایک دہائی میں غریب اور بنیادی سہولتوں سے محروم لاکھوں افراد کی زندگیاں گرمی کی شدت سے خطرے میں پڑ جائیں گی۔

جنگلات کا تحفظ اور اسلام

ڈی فارسٹیشن

اسلام میں جنگلات کا نقصان کرنے یعنی ڈی فارسٹیشن (Deforestation) کرنے سے خلافِ شریعت ہے۔ قرآن مجید میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ کھیتی یعنی نباتاتی وسائل کو تباہ کرنے والا دراصل کرہ ارض پر فساد پھیلانے والا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:"
جب اسے اقتدار حاصل ہو جاتا ہے، تو زمین میں اس کی ساری دوڑ دھوپ اس لیے ہوتی ہے کہ فساد پھیلائے، کھیتوں کو غارت کرے اور نسل انسانی کو تباہ کرے۔۔۔۔ حالانکہ اللہ (جسے وہ گواہ بنا رہا تھا) فساد کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔"[40]

امام بغویؒ رقمطراز ہیں:" قَالَ مُجَاهِدٌ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: وَإِذَا تَوَلَّى سَعَى فِي الْأَرْضِ قَالَ: إِذَا ولي يعمل بالعدوان والظلم، فأمسك اللَّهُ الْمَطَرَ وَأَهْلَكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ، وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسادَ، أَيْ: لا يرضى [41]
مذکورہ دلائل و شواہد دلالت کرتے ہیں کہ ڈی فارسٹیشن یعنی کھیتوں کی تباہی کو عدوان، ظلم اور فساد قرار دیا گیا ہے۔ پہلے خلیفہ راشد نے لشکرِ اسامہ کو ڈی فاریسٹیشن یعنی درختوں کے کٹاؤ سے منع کر دیا۔

38- روزنامہ ایکسپریس لاہور، 27 مئی 2018ء

39- روزنامہ نوائے وقت لاہور، 8 اپریل 2019ء

40- القرآن، البقرہ، 2:205

41- البغوي، معالم التنزيل في تفسير القرآن، دار إحياء التراث العربي–بيروت، 1420ھ، 1/ 263

OPEN ACCESS
CC BY

گرین بیلٹ

اسلام نے گرین بیلٹ کی توسیع کے لئے جابجا شجر کاری اور زمین کی آباد کاری کی ترغیب دلائی ہے۔ اسلام میں نباتات کے تحفظ ونگہداشت کو صدقہ جاریہ قرار دیا گیا ہے۔ درخت لگانا اور اس کی نگہداشت کرنا مسلمان کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ اگر کسی مسلمان نے درخت لگایا جس کا پھل کسی انسان یا جانور نے کھایا تو لگانے والے کے لیے یہ صدقہ ہو گا۔ تعلیمات اسلامی میں بنجر زمین کی آبادکاری اور نباتاتی وسائل کی کاشت کاری پر زور دیا گیا ہے اور اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ بنجر زمین پر نباتات اگانے اور کھیتی باڑی کرنے کے لئے کئی احادیث مبارکہ میں حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے: مسلمان کا پودا لگانا یا کھیتی باڑی کرنا اس کی طرف سے صدقہ ہو جاتا ہے۔[42]

ارشادِ نبویؐ ہے: " مَنْ بَنَى بُنْيَانًا مِنْ غَيْرِ ظُلْمٍ، وَلَا اعْتِدَاءٍ، أَوْ غَرَسَ غَرْسًا فِي غَيْرِ ظُلْمٍ، وَلَا اعْتِدَاءٍ، كَانَ لَهُ أَجْرٌ جَارٍ مَا انْتُفِعَ بِهِ مِنْ خَلْقِ اللهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى "[43]

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے ثابت ہوا کہ جس شخص نے کسی پر ظلم وزیادتی کے بغیر عمارت بنائی یا ظلم وزیادتی سے بچتے ہوئے کوئی درخت لگایا تو اس کے لئے جاری رہنے والا اجر ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی مخلوق اس سے فائدہ اٹھائے۔ اسلام میں جابجا بنجر زمین پر نباتات لگانے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے: جو شخص مردہ زمین (بنجر زمین) زندہ کرے یعنی بنجر وویران زمین کو آباد کرے وہ اسی کی ہے اور ظالم کی رگ کا کوئی استحقاق نہیں ہے۔[44]

درختوں کے گھنے جنگل کو قدرتی "سک" کہا جاتا ہے جو آس پاس کی ساری کاربن چوس لیتے ہیں۔ پہاڑوں پر پھیلے جنگلات لینڈ سلائیڈنگ کے خلاف مضبوط حصار ہوتے ہیں۔ یہ بارشوں کا بہت بڑا وسیلہ ہیں جن سے دھرتی کی آبیاری ہوتی ہے۔ یہی بارشیں موسمی اعتدال کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ نے مخلوقات اور دیگر مظاہر کائنات کی تخلیق کو اس طرح مربوط کیا ہے کہ یہ سلسلہ بغیر کسی رکاوٹ کے جاری چلا آرہا ہے۔ اللہ نے انسان کو نباتات کے پھلنے پھولنے کا ذریعہ بنایا ہے، جس کی وجہ سے فضا میں توازن قائم ہے۔ لیکن اگر اس میں کسی طرح کی مداخلت کی جائے تو توازن میں خلل پیدا ہو جاتا ہے اور اس کے براہِ راست نقصانات انسانوں اور دیگر مخلوقات کو بھگتنا پڑتے ہیں۔

---

[42]– محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَاب المُزَارَعَة، فَضْلِ الزَّرْعِ وَالغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ، رقم الحديث، 2320

[43]– المرجع السابق، رقم الحديث، 15616

[44]– آبو داود سليمان بن الأشعث، سنن ابو داود، كِتَاب الْخَرَاجِ وَالْإِمَارَةِ وَالْفَيْءِ، بَابٌ فِي إِحْيَاءِ الْمَوَاتِ، رقم الحديث، 3073

CC BY

لیکن افسوس ہے کہ جہاں فضائی آلودگی اپنے پر پھیلاتی جارہی ہے وہیں اس کے علاج کی دوا، یعنی جنگلات کی کٹائی انسان کی خود غرضی و مفاد پرستی کی تلوار سے بڑی بے دردی سے جاری ہے اور صورتِ حال بھی یہی بتاتی ہے کہ جنگلات کی بے رحمی سے کٹائی ہمیں 2085ء تک سدا بہار درختوں سے محروم کر دے گی۔ ہمارے ملک میں جنگلوں کا تناسب عالمی معیار سے بہت کم ہے۔ جنگل کاٹ کاٹ کر قومی خزانے کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ ان پر ہاتھ ڈالنا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

اسلام میں جنگلات و نباتات کے تحفظ کے لئے واضح ہدایات و احکامات پائے جاتے ہیں۔ ان احکامات پر عمل کر کے دنیا گلوبل وارمنگ، ماحولیاتی آلودگی، موسمیاتی تبدیلی جیسے مسائل سے نجات پا سکتی ہے۔ اسلام نباتات، جنگلات، درختوں، پودوں کے تحفظ اور ان کی نگہداشت کی جامع تعلیمات دیتا ہے۔

بحث

اگرچہ ماحول کے متعلق اسلام کا نظریہ قابلِ عمل اور اخلاقی اصولوں کے مطابق ہے، لیکن پھر بھی جہاں تک جنگلات کی بربادی، زمین کے کٹاؤ، پانی کی آلودگی، جنگلی حیات کی تباہی اور مضر صحت گندگی کا تعلق ہے، مسلم ممالک دنیا کے باقی صنعتی ممالک سے بہتر نہیں ہیں۔ وہ نہ صرف صحت بخش ماحول کے اصولوں کی خلاف ورزی کرتے ہیں بلکہ نامناسب ٹیکنالوجی کی درآمد اور استعمال اور دیگر ماحول دشمن اقدامات سے ماحول کو ایسا زہر آلود بنا دیتے ہیں کہ انسانی بقاء کو خطرات لاحق ہو جاتے ہیں۔ بہت سے مسلم ممالک جن میں پاکستان سرِفہرست ہے ماحولیاتی خطرات کے دہانے پر پہنچ چکے ہیں۔

اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم ماحول کے متعلق اسلام کے احکامات سے ناواقف ہیں۔ بہت کم لوگوں کو معلوم ہے کہ کائنات، فطرت اور قدرتی ماحول کے متعلق قرآنی آیات کی تعداد ان آیات سے زیادہ ہے جن کا تعلق احکامِ ربانی اور مذہبی عقائد سے ہے۔ درحقیقت قرآنی آیات میں سے ۷۵۰ آیات (یعنی قرآن کا آٹھواں حصہ) ایمان والوں کو ترغیب و تلقین کرتی ہیں کہ وہ اللہ کی قدرت پر غور کریں، تمام جان داروں کا ان کے گردونواح کے ماحول سے تعلق کا مطالعہ کریں، اور اللہ کی تخلیق کے درمیان توازن اور تناسب کو برقرار رکھنے کے لیے عقل ودماغ سے کام لیں۔

نتائج

اسلام مکمل ضابطہ حیات ہے۔ پودوں اور جانوروں کی دیکھ بھال کے لیے زمین پر خالق نے انسان کو اپنا نائب مقرر کیا ہے۔ انسان کو جنگ کے منفی ماحول میں بھی درختوں کو محفوظ رکھنے کی تلقین کی گئی ہے۔ اسلام میں نباتات کے تحفظ کے لئے واضح ہدایات و احکامات پائے جاتے ہیں۔ ان احکامات پر عمل کر کے دنیا گلوبل وارمنگ، ماحولیاتی آلودگی، موسمیاتی تبدیلی جیسے مسائل سے نجات پا سکتی ہے۔ اسلام نباتات، جنگلات، درختوں، پودوں کے تحفظ اور ان کی نگہداشت کی جامع تعلیمات دیتا ہے۔

OPEN ACCESS

سفارشات و تجاویز

مقالے کے اختتام پر چند تجاویز پیش کی جاتی ہیں تا کہ ان پر عمل کے ذریعے جنگلات کی کمی کے عالمی چیلنج سے نکلنے میں ہمیں مدد مل سکے:

1۔ جنگلات کے تحفظ کے حوالے سے انسانوں میں احساسِ ذمہ داری پیدا کرنے والے عوامل اسلامی تعلیمات میں موجود ہیں لہذا ریاستی سطح پر لوگوں کو بنیادی اسلامی تعلیمات سے آگاہ کرنے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

2۔ جنگلات کے تحفظ کے حوالے سے رسول اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ سے آگاہی مہم کا ریاستی سطح پر اہتمام کیا جانا چاہیے۔

3۔ لوگوں کے اندر نباتات و جنگلات کے تحفظ کا اجتماعی شعور اجاگر کرنے کے حوالے سے شہر، گلی، محلے کی سطح پر اقدامات انجام دیے جانے چاہئیں۔

4۔ پودے لگانے کی بھرپور حوصلہ افزائی ہونی چاہیے اور شجرکاری کو ریاستی سطح پر فروغ دینے کی کوشش کرنی چاہیے۔

5۔ تعلیمی اداروں میں اساتذہ کو بچوں اور نوجوانوں کو درختوں کے ساتھ دوستی کا سبق پڑھانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

6۔ کارخانہ جات کو جنگلات سے دور رکھنے کا اہتمام اور ممکنہ حد تک زیاں آور ذرات کو ماحول میں چھوڑنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔ نیز صنعتکاروں کو ذاتی مفادات پر قومی اور انسانی مفادات کو فوقیت دینی چاہیے۔

7۔ حکومتی اداروں سے وابستہ افراد کو نمائشی طور پر درختوں سے دوستی دکھانے کے بجائے سنجیدگی کے ساتھ ٹھوس پالیسیاں بنا کر اقدامات انجام دینے چاہئیں۔

8۔ انسانی معاشرے کے تمام افراد درختوں کے تحفظ کو اپنا ذاتی مسئلہ سمجھے تا کہ ان کے تحفظ میں کوشاں ہوں وگرنہ اس معاملے میں بے احتیاطی ان کی اولاد اور اگلی نسلوں کو تباہ کردے گی۔

9- ہمیں موسمی حالت کا مقابلہ کرنے کے لیے ماحول دوست سرمایہ کاری کرنا ہوگی۔ قومی اثاثے کے حیثیت سے جنگلات کی حفاظت کرنا ہوگی۔

10- سوشل میڈیا، سیمیناروں اور ورکشاپوں کے ذریعے عوام میں شجرکاری اور جنگلات کے تحفظ کی آگہی کی مہم چلانا ہوگی۔

cc BY

حوالہ جات

القرآن

عمری، جلال الدین، اسلام میں خدمتِ خلق کا تصور، اسلامک ریسرچ اکیڈمی کراچی، دسمبر 2005ء، ص۔125

پروفیسر عبد العلی، ڈاکٹر ظفر الاسلام، قرآن اور سائنس، مشتاق بک کارنر اردو بازار لاہور، 2003ء، ص۔3

روزنامہ ایکسپریس لاہور، 23 جولائی 2019ء

ابن قيم الجوزية، الطب النبوي، 312/1

أبو الليث نصر بن محمد بن أحمد بن إبراهيم السمرقندي، بحر العلوم، 133/3

روزنامہ ایکسپریس لاہور، 24 اپریل 2018ء، ص۔12

روزنامہ دنیا لاہور، 3 دسمبر 2017ء

لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔59

سراج کریم، "شجر کاری اور اسلامی تعلیمات"، عالمی ترجمان القرآن (ماہنامہ)، لاہور، اگست 2018ء، ص۔52

لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔114

روزنامہ دنیا لاہور، 22 اپریل 2018ء، ص۔13

لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔59

روزنامہ دنیا لاہور، 22 اپریل 2018ء، ص۔13

روزنامہ ایکسپریس لاہور، 7 جنوری 2018ء

لیسٹر براؤن، کرہ ارض کا تحفظ، ص۔59

روزنامہ ایکسپریس لاہور، 27 مئی 2018ء

روزنامہ نوائے وقت لاہور، 8 اپریل 2019ء

البغوي، معالم التنزيل في تفسير القرآن، دار إحياء التراث العربي –بيروت، 1420هـ، 263/1

محمد رضا، أبو بكر الصديق أول الخلفاء الراشدين، دار احياء الكتب العربيه، 1369هـ، 38/1

محمد بن إسماعيل، صحيح البخاري، كِتَاب الْمُزَارَعَة، ، فَضْلِ الزَّرْعِ وَالغَرْسِ إِذَا أُكِلَ مِنْهُ، رقم الحديث، 2320

الكافى، كلينى، ج9 ـ

الوافي، فيض كاشانى، محمد محسن بن شاه مرتضى، (اصفهان، كتابخانه امام امير المؤمنين على عليه السلام، 1406ق)، ج17ـ

سفينة البحار، قمى، عباس، (قم، نشر اسوه، چاپ اول، 1414ق)، ج3ـ

مجمع البحرين، طريحي، فخر الدين بن محمد، (تهران، مرتضوى، 1375ش)، ج4 ـ

حكم النبي الأعظم صلى الله عليه و آله و سلم ،، محمدى رى شهرى ، (قم، دار الحديث، چاپ اول، 1429 ق)

OPEN ACCESS
CC BY

هداية الأمة إلى أحكام الأئمة عليهم السلام، شيخ حر عاملی، محمد بن حسن

تحف العقول، ابن شعبه حرانی، حسن بن علی، (قم، جامعه مدرسين، چاپ دوم، 1404ق، 1363ش

تهذيب الأحكام، طوسی، محمد بن الحسن، ج1

نہج الفصاحة، ابو القاسم پاينده، ص267 ، پيام پيامبر، بہاء الدين خرمشاہی، (تہران، نشر منفرد، چاپ اول، 1376ش)۔

الروض الأنف في شرح السيرة النبوية، عبد الرحمن سہيلی، (بيروت، دار احياء التراث العربی، چاپ اول، 1412ق)، ج 2۔

السيرة الحلبية، ابو الفرج حلبی شافعی (بيروت، ار الكتب العلمية، چاپ دوم، 1427ق)، ج 1 ۔

مستدرك الوسائل و مستنبط المسائل، نوری، حسين بن محمد تقی، ج13 ۔

مستدرك الوسائل و مستنبط المسائل، نوری، حسين بن محمد تقی، ج13۔

The Encyclopedic Dictionary of Science,p.188

Peter B. Kaufman,Plants, People and Environment, p.158

Ministry of Climate Change, REDD+ Pakistan's report, "Forest Reference Emission Levels", 2019, p.iii

https://wwfeu.awsassets.panda.org/downloads/wwf_fires_forests_and_the_future_report.pdf

Abd-al-Ḥamid, Exploring the Islamic Environmental Ethics, p.45

The Encyclopedic Dictionary of Science, p.68

Yahya, Harun, The Creation of the Universe, p.120

Encyclopedia Britannica, Vol-23, p.606

The Encyclopedic Dictionary of Science, p.68

Raj, Gurdeep, Dictionary of Environment, p.83

Raj, Gurdeep, Dictionary of Environment, p.55

Hazel S. Kaufman, Atmospheric Ecology and Our Polluted Atmosphere, Plants, People & Environment, p.169

M.S. Rao, Dictionary of Geography, p.63

Hazel S. Kaufman, Atmospheric Ecology and Our Polluted Atmosphere, p.169

M. S. Rao, Dictionary of Geography, p.42